Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۳ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۰ اتبوک ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۵ء	نمبر ۲۰۷

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۰ اتبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے نے بذریعہ کیبل گرام جو تازہ اطلاع امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام ارسال فرمائی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

"لندن ۸ ستمبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گزشتہ تین روز سے صبح کے وقت کچھ ضعف اور دھڑکن کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ جملہ احباب جماعت کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کا محبت بھرا پیغام دیتے ہیں۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)"

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے

اس سے کشفی طاقت بڑھتی اور ترقی پذیر ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

(۱) "صلوٰۃ کے بعد روزہ کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں ..... کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیۂ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔"

"روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزہ سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پروا نہیں کی جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔" (لیکچر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ صفحہ ۲۳)

(۲) "عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی ہی میں کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آ جاتی ہے۔ سچ ہے پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ع موئے سفید از اجل آرد پیام ۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرض بجا لاوے۔ روزہ کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔" (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اعلان نکاح

۴ ستمبر ۱۹۷۵ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے حسب ارشاد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے میری بیٹی عزیزہ مبشرہ تسنیم کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپیہ عزیزم بشارت احمد خان پسر شاہ محمد صاحب مرحوم سکنہ مردان کے ہمراہ پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

اعلان تعطیل

حسب سابق کل بتاریخ ۱۱ ستمبر بروز جمعرات بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے یوم وفات کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت باسعادت

یہ اطلاع خوشی کے ساتھ سنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ صاحبزادی امۃ المصور صاحبہ اور محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نوری کو یکم اگست ۱۹۷۵ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب (ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے لمبی صالح اور بااقبال زندگی عطا فرمائے، والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دینی و دنیوی برکات سے نوازے آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ر تبوک ۱۳۵۴ھش
۱۰ر ستمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقِ وسطیٰ میں قیامِ امن کا مسئلہ

احباب نے اخبارات میں یہ خبر پڑھی ہوگی کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے امریکی وزیر خارجہ ڈاکٹر ہنری کسنجر ایک عرصہ سے جو کوشش کر رہے تھے اسکے نتیجہ میں حال ہی میں صحرائے سینا کے بارہ میں مصر اور اسرائیل کے درمیان ایک عبوری سمجھوتہ طے پاگیا ہے چنانچہ خبروں میں بتایا گیا ہے:-

"معاہدے کے تحت اسرائیلی فوجیں صحرائے سینا کا ایک وسیع علاقہ خالی کر دینگی اور مصر اس پر قابض ہو جائے گا۔ مصر اور اسرائیل آئندہ ایک دوسرے کے خلاف طاقت استعمال نہ کرنے پر متفق ہو گئے ہیں!"

یہ معاہدہ دراصل مشرق وسطیٰ کے اہم بین الاقوامی مسئلہ کے محض ایک حصے کو حل کرنے کی ایک عبوری اور وقتی کوشش ہے۔ یہودیوں کی اسلام دشمنی اور استعماری طاقتوں کی سازشوں اور گہری چالوں اور عربوں کے اندرونی اختلافات کے پیشِ نظر نہیں کہا جاسکتا کہ مستقبل میں اس کے اثرات کیا رُخ اختیار کرتے ہیں اور آیا یہ معاہدہ عرب ممالک اور مسلمانانِ عالم کے مفاد کے لئے کچھ مفید ثابت ہوگا یا نہیں۔ بہرحال ہماری دلی دعا اور تمنا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرقِ وسطیٰ میں امن اور سلامتی کی ایسی فضاء پیدا کرے جو مسلمانوں کے مفاد میں ہو اور جس کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں سربلند ہو اور اس کا مستقبل روشن سے روشن تر ہوتا چلا جائے۔ آمین

مشرق وسطیٰ کا مسئلہ ایک عرصہ سے بین الاقوامی امن کے لئے شدید خطرہ کا موجب بنا ہوا ہے۔ گو یہ بظاہر ایک سیاسی مسئلہ ہے لیکن چونکہ اس کا اسلام کے مستقبل سے گہرا تعلق ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو جو ایک خالص دینی، رُوحانی اور غیر سیاسی جماعت ہے روزِ اوّل سے ہی اس مسئلہ سے گہری دلچسپی رہی ہے اور اس کی ہمیشہ یہ تمنا کوشش اور دُعا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کو ایسے طور پر حل کرنے کی دنیوی مدبرین کو توفیق دے جو مسلمانوں کے مستقبل کیلئے بہتر ہو اور جس کے نتیجہ میں دنیا میں امن قائم ہو اور وہ توحید اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی ابدی برکات کی وارث بن سکے۔ چنانچہ جب استعماری طاقتوں کی سازشوں کے نتیجہ میں اسرائیلی حکومت کے قیام سے برسوں قبل سرزمین فلسطین میں یہودیوں کی آبادکاری شروع ہوئی تو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے خطرناک نتائج و عواقب کو بھانپ لیا تھا اور مسلمانوں کو بڑی دردمندی کے ساتھ یہ انتباہ کیا تھا کہ وہ اس کے تدارک کے لئے مناسب قدم اُٹھائیں۔ پھر جب یہ حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے حتیٰ کہ فلسطینی عربوں کو نہایت ظالمانہ طور پر ان کے آبائی وطن سے نکال لینے کے بعد وہاں اسرائیلی حکومت کا قیام عمل میں آگیا، تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر اس پر بڑے ہی دُکھ کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ:-

"آج وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے۔ فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے۔ ... فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کیلئے نہایت اہم ہے۔ ... فلسطین ہمارے آقا اور مولیٰ کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے۔ ... بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے۔ ... یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اُٹھانا چاہتا ہے۔ ... سوال فلسطین کا نہیں، سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی باہم مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کے وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہوگا؟ ... ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آگیا ہے۔ ... میں سمجھتا ہوں وہ وقت آگیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلّی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔"

(الفضل ۲۱ر مئی ۱۹۴۸ء)

اس مسئلہ کو حل کرنیکی ایک کوشش تو وہ ہے جو دُنیوی سیاستدان اور مدبرین اس وقت کر رہے ہیں۔ لیکن اس کا ایک پہلو ایسا بھی ہے جو خالصتاً جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے اور وہ پہلو دعا کا ہے جس پر آج صرف جماعت احمدیہ ہی زندہ ایمان اور یقین رکھتی ہے۔ یہ وہ پہلو ہے جس کی طرف آج سے کم و بیش دو برس پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر ہمیں توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۷۳ء میں جب مشرق وسطیٰ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جنیوا میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کی ابتدائی کوشش شروع کی گئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"اگر اس وقت اسلام میں کوئی جماعت دعا پر یقین رکھتی ہے اور اس یقین کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو جماعتی اور انفرادی ہر دو لحاظ سے دعا پر کامل یقین رکھتی ہے اور علم کے ساتھ عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی ہے۔ ... جب کبھی دُنیا میں فساد رُونما ہوتا ہے تو یہ جماعت ہی ہے جو انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی دُعا کی طرف توجہ کر سکتی ہے۔ اس لئے احبابِ جماعت کو موجودہ حالات میں پہلے سے بھی زیادہ دُعا کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ ... اس وقت ویسے تو دنیا کو بہت سے مسائل درپیش ہیں، لیکن فوری طور پر عالمگیر نوعیت کے دو مسئلے بڑے واضح ہیں۔ ... ان میں سے ایک مسئلہ مشرق وسطیٰ میں پیدا شدہ فساد کے حالات کو دُور کرنے کی کوشش سے متعلق ہے۔ یہ کوشش شاید آج جنیوا میں شروع ہو جائے گی۔ ... دُنیا کے امن اور سلامتی کے لئے یہ ایک بہت بڑا اور نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ہم احمدیوں کو یہ مسئلہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ ...

... احبابِ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان ایّام میں کثرت سے یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بین الاقوامی اور عالمگیر فساد کے خطرہ کو ٹال دے۔ جو لوگ ابھی اسلام کی روشنی سے منور نہیں ہو سکے ان کو بھی اس خطرے کو دُور کرنے کی سمجھ عطا ہو تاکہ دُنیا کے اُفق پر جو خطرات منڈلا رہے ہیں وہ ٹل جائیں اور ہر طرف امن اور امان قائم ہو جائے۔"

(الفضل ۲ر جنوری ۱۹۷۴ء)

اس وقت جبکہ مصر اور اسرائیل کے درمیان عبوری سمجھوتہ طے پایا ہے اور دُنیا کی بڑی طاقتوں کی توجہ بھی اس مسئلہ کی طرف مبذول ہو چکی ہے، ہماری جماعت کے تمام افراد کو اپنے پیارے امام ہمام کی مندرجہ بالا تحریک پر بخصوصیت سے توجہ دینی چاہیئے۔ اور یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ دنیوی سیاستدانوں اور مدبرین کو یہ مسئلہ ایسے طور پر حل کرنے کی توفیق بخشے جس سے امن و سلامتی کی حقیقی فضاء پیدا ہو۔ ایسی فضاء جو اسلام کے حق میں مفید ہو اور جس کے نتیجہ میں دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔ اور وہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اُمتِ واحدہ بن جائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے آداب

(سلطان احمد پیرکوٹی)

رمضان المبارک کے روزے رکھنا

رمضان المبارک کا پہلا اور اہم ادب ہے کہ اس ماہ کے روزے سوائے ... شرعی کے تمام رکھے جائیں ... پھر پوری شرائط کے ساتھ ... رشاد خداوندی ہے کہ

... شھد منکم الشھر فلیصمہ (البقرہ ۱۸۶)

... شخص اس ماہ گھر میں موجود ہو۔ ... نی سفر پر نہ ہو وہ اس کے روزے ... ے۔

... ذر شرعی جان بوجھ کر روزہ نہ ... للہ تعالیٰ کے غضب کا موجب ہے ... اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی قضا ... سکتی۔ حضرت ابوہریرہ ... تے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ ... سلم نے فرمایا۔

... افطر رمضان من ... رخصۃ ولا مرض ... یقض عنہ صوم الدھر ... ان صام (ترمذی)

... شخص بغیر عذر شرعی کے رمضان ... ے نہیں رکھتا اگر وہ زندگی بھر ... رکھتا رہے تب بھی اس کی قضا ... تی

... ایک اہم عبادت ہے۔ یہ ... نی کا خاص ذریعہ ہے۔ یہ ... کا موجب ہے اس کے نتیجہ میں ... شوق کی نعمت سے مالا مال ہوتا ... اللہ تعالیٰ کے مکالمہ و مخاطبہ ... حاصل کرتا ہے اس کی رحمتوں ... دں کو جذب کرتا ہے اس کے ... خدا کو پا لیتا ہے۔ پھر کتنا ... وہ شخص جو رمضان کے روزوں ... ر شرعی ترک کرتا ہے۔

... کی بڑھائی بیان کرنا

... آن کریم میں رمضان المبارک ... کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ۔ (۱۸۶)

رمضان المبارک کے روزے اسلئے فرض کئے گئے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑھائی بیان کرو۔

گویا رمضان المبارک میں نازل ہونے والے فیوض اور برکات اور انوار انسان کو اللہ تعالیٰ کی بڑھائی پر مجبور کر دیتے ہیں۔ پس رمضان المبارک کا ایک ضروری ادب یہ ہے کہ انسان اس کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھے اور نفلی عبادات، صدقہ و خیرات اور اپنے غریب بھائیوں کی ہمدردی اور غمخواری کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فیوض و برکات اور انعامات و انوار کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور پھر ان فیوض و برکات اور انعامات و انوار کے حصول پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے۔ اللہ اکبر کا کثرت سے ورد کرے۔ اللہ اکبر کے اس ورد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بڑائی سے اور بڑھائیگا اور وہ دنیوی و دینی ہر لحاظ سے ترقی کرے گا۔

دعا پر زور دینا

رمضان المبارک میں کی گئی دعاؤں کو الٰہی بارگاہ میں خاص طور پر قبولیت کا شرف حاصل ہوتا ہے اس مبارک مہینہ میں خداتعالیٰ عزوجل انسان کے قریب تر ہو جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں رمضان المبارک کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ:

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔

(بقرہ ۱۸۷)

اے میرے رسول جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں تو تو کہدے کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں۔

اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے کیونکہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کا مومن بندہ خداتعالیٰ کی خاطر ایک وقت تک بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ بعض نفسانی تعلقات سے منقطع ہو جاتا ہے۔ دنیوی آلائشوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم۔ ذکر الٰہی اور نوافل کی ادائیگی میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرتا ہے اور اس طرح قبولیت دعا اور مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا روحانی ماحول اور کیفیت پیدا کر لیتا ہے۔

پس رمضان المبارک کا ایک ضروری ادب یہ ہے کہ انسان رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ نفلی اور فرضی عبادات بجا لانے کے لئے ایک ایسا روحانی ماحول پیدا کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی "اِنِّیْ قَرِیْبٌ" کی آواز سن لے اور پھر اسلام کے غلبہ۔ جماعت کی ترقی۔ خلیفہ وقت کی صحت و سلامتی اور اپنے مقاصد میں کامیابی دنیا کی رشد و ہدایت اور اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی دینی اور دنیوی ترقیات اور انجام بخیر ہونے کے لئے بڑی کثرت سے دعائیں مانگے کیونکہ اس ماہ میں دعاؤں کی قبولیت کا خاص وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ کا مژدہ سناتا ہے اور رمضان میں آسمان کی طرف سے دن اور رات یہ آواز سنائی دیتی ہے۔ ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ (کیا کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں) ھَلْ مِنْ سَائِلٍ (کیا کوئی سوالی ہے کہ میں اس کی جھولی مرادوں سے بھر دوں۔)

پس رمضان المبارک سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ انسان روزہ رکھے پھر اپنی فرض و نفل عبادتوں تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کے ذریعہ ایک روحانی ماحول پیدا کرے اور پھر دعاؤں پر خاص زور دے کہ یہ دن قبولیت دعا کے خاص دن ہیں۔

تلاوت قرآن کریم

رمضان المبارک سے صحیح فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں تلاوت قرآن کریم کثرت سے کی جائے۔ قرآن کریم کا رمضان المبارک سے خاص تعلق ہے۔ یہ ماہ نزول قرآن کریم کی یادگار ہے۔ اسی مبارک ماہ میں قرآن کریم کا نہ صرف نزول شروع ہوا بلکہ ایک طرح سے سارا قرآن کریم ہی اس ماہ میں نازل ہوا۔ کیونکہ بخاری کی ایک حدیث ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس ماہ میں ہر رات کو آسمان سے نزول فرماتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کے اس سارے حصہ کا دور فرماتے جو اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:۔

کَانَ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَیُدَارِسُہٗ الْقُرْاٰنَ (بخاری)

رمضان المبارک میں حضرت جبریل علیہ السلام ہر رات نزول فرماتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور فرمایا کرتے۔

ایک اور روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ نے فرمایا۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِی الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ وَ اِنَّہٗ عَارَضَنِی الْاٰنَ مَرَّتَیْنِ (کرمانی)

جبرائیل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک میں میرے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور کیا کرتے۔ اس سال انہوں نے قرآن کریم کے دو دور کئے۔

اس حدیث سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کو رمضان المبارک سے خاص تعلق ہے۔ وہاں یہ امر بھی مستنبط ہوتا ہے کہ روزہ دار کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس ماہ میں قرآن کریم کا دو دفعہ دور ہو جائے۔

بہرحال تلاوت قرآن کریم رمضان المبارک کی ایک اہم خصوصیت ہے اس لئے اس سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں قرآن کریم کی تلاوت پر زور دیا جائے اسی غرض سے رمضان المبارک میں نماز تراویح میں حفاظ کرام قرآن کریم سناتے ہیں۔ درس القرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقی بھی جاری ہے جماعت احمدیہ میں
ہر سال رمضان میں خصوصاً قرآن کریم کے
درس کا انتظام ہوتا ہے۔ علمائے کرام سارے
قرآن کریم کا درس دیتے ہیں جس سے قرآن
کریم کے سمجھنے اور اس پر غور و تدبر کا
موقع ملتا ہے۔

قرآن کریم پڑھنا۔ پڑھانا اپنی
ذات میں بڑی بابرکت چیز ہے۔ قاری
کی مثال ایک تھیلی کی سی ہے اور قرآن کریم
مثال مشک کی۔ جب کوئی قرآن کریم
پڑھتا ہے تو اس کی برکت اس کے گھر
میں اور پھر قرآن کریم سننے والوں کو
پہنچتی ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں:-

اِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ مَنْ
تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ
كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا
تَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ

(ترمذی)

جو شخص قرآن کریم سیکھتا ہے اسے
پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اس
کی مثال مشک بھری تھیلی کی طرح ہے
جس کی خوشبو ہر جگہ پھیل رہی ہے اور
پھر رمضان میں اس کی تاثیر دو چند ہو
اور بھی زیادتی ہوتی ہے کیونکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق
اس میں کی ہوئی ایک نیکی کا ثواب ستر گنا
ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا
ایک الہام ہے:-

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ

(تذکرہ)

ہر قسم کی خیر و برکت کا مخزن و منبع
قرآن کریم ہے۔

پس رمضان المبارک سے کما حقہٗ
فائدہ اٹھانے کے لئے ایک ضروری ادب
تلاوت قرآن کریم پر زور دینا ہے۔

روزہ پوری بشاشت سے رکھنا چاہئے

روزہ کی عبادت پوری بشاشت
سے بجا لانی چاہئے یہ درست ہے کہ
روزہ دار کو صبح سے غروب آفتاب تک
کھانے اور پینے سے رکنا پڑتا ہے شہوانی
جذبات کو کچلنا پڑتا ہے۔ جائز اور حلال
چیزوں سے منہ موڑنا پڑتا ہے۔ لیکن روزہ
کی عبادت تاہم مفید اور نتیجہ خیز ہو سکتی
ہے جسے بشاشت سے سرانجام دیا جائے
اُسے چٹی اور بوجھ سمجھ کر نہ کیا جائے۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ۔

(البقرہ ۱۸۵)

جو شخص پوری بشاشت اور شوق
سے نیکی کا کوئی کام کرتا ہے تو اس کا
نتیجہ اس کے لئے بہر حال اچھا نکلے گا
عربی زبان میں تطوع کا لفظ اس وقت
استعمال ہوتا ہے جب کوئی کام نفس پر بوجھ
سمجھ کر کیا جائے۔ بلکہ بشاشت
کا اظہار کیا جائے۔ پس رمضان المبارک
کا ایک ادب یہ ہے کہ اس کے روزے
پوری بشاشت کے ساتھ رکھنے چاہئیں
انہیں چٹی اور بوجھ نہیں سمجھنا چاہئے
اگر کوئی ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے
لئے خیر و برکت کے سامان پیدا کرے گا
اور وہ روحانیت میں ترقی کرے گا۔

غریبوں کی خبرگیری اور غمخواری

رمضان المبارک کا ایک ضروری
ادب یہ ہے کہ انسان اس کے روزے رکھنے
کے ساتھ ساتھ اپنی استطاعت کے
مطابق صدقہ و خیرات پر زور دے۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان
المبارک کو "شَهْرُ الْمُوَاسَاةِ" کہا ہے
یعنی اسے غریبوں اور مسکینوں کی خبرگیری
اور غمخواری کا مہینہ قرار دیا ہے اس
ماہ میں انسان سحری سے غروب آفتاب
تک صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول
کی خاطر کھانا پینا اور اپنی بعض حلال اور
جائز چیزیں ترک کرتا ہے اپنے اندر تکلیف
اور دکھ کی کیفیت طاری کرتا ہے اسلئے
اسے اپنے غریب بھائیوں کا بھی احساس
ہوتا ہے۔ اس جذبہ کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ
نے رمضان المبارک میں صاحب استطاعت
لوگوں (جو روزہ کی عبادت بجالاتے ہوں
یا معذور ہوں) فدیہ رمضان کا حکم دیا ہے
یعنی ایک مسکین کا اوسط درجہ کا کھانا
روزانہ دیا جائے پھر آخر رمضان میں
صدقۃ الفطر مقرر کیا تا غرباء بھی جشن
رمضان یعنی عید الفطر میں پوری طرح
حصہ لے سکیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
بابرکت نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ آپکے
متعلق احادیث میں آتا ہے کہ

كَانَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ
الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

آپ سخاوت و خیرات میں تیز آندھی سے
زیادہ ہوا کرتے تھے۔

اَعْطِ كُلَّ سَائِلٍ

آپ کسی سوالی کو خالی ہاتھ واپس نہ لوٹاتے
اسے کچھ نہ کچھ دیتے۔

پس رمضان المبارک سے پوری طرح
فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے
کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع
میں ہر روزہ دار حسب استطاعت اور
توفیق صدقہ و خیرات کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ
دے اور غریبوں اور مسکینوں کا خیال رکھے اور نیکی

سیرالیون کے ایک بزرگ احمدی کی وفات

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ

سیرالیون سے یہ نہایت ہی
افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ
پا سعید و بنگورہ مورخہ ۱۹ جولائی
۱۹۷۵ء کو ۱۰۲ سال کی عمر میں اس
جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولیٰ
حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا
الیہ راجعون۔

پا سعید و بنگورہ ابتدائی چند
مخلصین میں سے باقی تھے جن کو محترم
الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم
کے ذریعہ ابتدائی زمانہ میں احمدیت
قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اور اس
کے بعد اپنے اخلاص اور قربانی میں
ایسی ترقی کی کہ اسلام اور احمدیت
کا ایک سچا اور زندہ جاوید نمونہ
بن کر رہ گئے۔

تبلیغ کی تو گویا انہیں جنون تھا۔ لہذا
سینکڑوں میل کا پا پیادہ سفر
اختیار کر کے قریہ۔ قریہ اور گاؤں
گاؤں حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کی آمد کا پیغام لوگوں تک پہنچانے
کی سعادت حاصل کی۔

خدا تعالیٰ نے آپ کو بلند اور
سریلی آواز عطا فرمائی تھی اسلئے
آپ کی اذان ایک خاص کیفیت
اپنے اندر رکھتی ہے۔

آپ کی زندگی کی ایک خواہش
تو اس طرح پوری ہو گئی کہ آپ کو حضرت
خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کی زیارت اور آپ سے
ملاقات و معانقہ کا شرف حاصل
ہوا لیکن ربوہ اور قادیان کی زیارت
کی خواہش پوری نہ کر سکے ایک
تو بڑھاپا دوسرے آخری عمر میں آپ
کی نظر کمزور ہو گئی تھی اتنا لمبا سفر
ممکن نہیں تھا۔ خاکسار کو سیرالیون
میں قریباً گیارہ سال تک فریضہ
تبلیغ بجا لانے کی توفیق ملی ہے
اس عرصہ میں مجھے نہایت ہی قریب
سے پا سعید و مرحوم کو دیکھنے کا
موقع ملا۔ آپ فی الواقعہ ایک عاشق
رسولؐ اور عاشق مسیح موعود علیہ
السلام تھے اور احمدیت کے ایک
فدائی اور شیدائی۔ خدا تعالیٰ ان کی
روح کو بلند درجات عطا فرمائے
اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔

جماعت میں دو بزرگ ایسے
تھے جن کی تقویٰ اور قربانی
کی روح ایک دوسرے سے بڑھ
کر تھی۔ اور ان دونوں میں ہمیشہ
اس بات پر تکرار رہتا کہ ان میں
بڑا کون ہے ایک پا سعید و بنگورہ
جو خدا تعالیٰ کو پیارے ہو چکے
اور دوسرے الحاج پا علی روجرز
خدا تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں
برکت ڈالے اور بڑھ چڑھ کر انہیں
خدمت دین کی توفیق بخشے۔

خریداران تشحیذ الاذہان کی توجہ کیلئے

گذشتہ دنوں رسالہ تشحیذ الاذہان
کے کاتب صاحب کی والدہ محترمہ کی [وفات]
کی وجہ سے رسالہ تشحیذ الاذہان
کی بروقت کتابت نہ ہونے کے باعث
ماہ ستمبر کا شمارہ بروقت [شائع]
نہیں ہو سکا اب ماہ ستمبر ۷۵ء کا

تشحیذ الاذہان

۸ ستمبر کو پوسٹ کر دیا گیا ہے جن
خریداران کو ۱۵ ستمبر تک نہ ملے
وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر
ضرور درج کیا کریں۔

زکوٰۃ اور ماہِ رمضان المبارک

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہے۔ اللہ تعالےٰ سب احباب کو اس کی برکات اور انعامات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں عباد الرحمٰن نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے جب ماہِ صیام شروع ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ و خیرات اور دیگر حسنات بجالانے میں کمربستہ ہوجاتے تھے۔

زکوٰۃ بھی ایک حسنہ ہے اگرچہ اس کی ادائیگی کے لئے کسی مہینہ کی تخصیص نہیں ہے تاہم بعض صاحبِ نصاب احباب حصولِ ثواب و برکت کی خاطر اپنی زکوٰۃ کی رقم رمضان شریف میں ادا فرماتے ہیں۔ ایسے ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں بطور یاددہانی تحریر ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے امسال مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۱ر اکتوبر، یکم و ۲ر نومبر ۱۹۷۵ء ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ براہِ کرم اپنی مجلسِ عاملہ کی منظوری کے بعد معیّن الفاظ میں خوشخط لکھ کر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ اس امر کی خاص پابندی کی جائے کہ تجاویز مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد مرکز میں بھجوائی جائیں اور تجاویز بھجواتے وقت اس بات کی وضاحت کر دی جائے کہ مجلس عاملہ کے فلاں تاریخ کے اجلاس میں یہ تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ر ستمبر مقرر کی گئی ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان سہ ماہی سوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سہ ماہی سوم کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۶ر/۲۸ر ستمبر کو منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:-

۱- ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع دوم
۲- رسالہ روئیداد جلسہ دعا
۳- صداقتِ انبیاء از قرآن کریم۔

رسالہ روئیداد جلسہ دعا الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے ڈیڑھ روپیہ فی نسخہ کے حساب سے مل سکتا ہے۔ ضرورت مند احباب براہِ راست انہیں لکھیں۔

تمام زعماء/زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ وہ نصاب کا اچھی طرح اعلان کر دیں اور احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی ترغیب دیں۔ دیہاتی مجالس خاص طور پر توجہ فرمائیں۔ (قائد تعلیم)

انصار اللہ کا انیسواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۳۱ر اخاء/اکتوبر، یکم و ۲ر نبوت/نومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ اس اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے حصہ لیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اہلِ ربوہ اور وقفِ عارضی کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی والمصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہلِ ربوہ کے لئے فرمایا:-

"ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کو نقصان ہو یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمتِ دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا۔"

(الفضل ۲۰ر اپریل ۱۹۴۹ء)

نظارت تعلیم القرآن جملہ ساکنانِ ربوہ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس بابرکت ارشاد کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ ربوہ کے ہر احمدی کو سال میں ایک ماہ خدمتِ دین کے لئے دینا ضروری ہے۔ وقفِ عارضی میں دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک وقف کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ احبابِ ربوہ فوری طور پر توجہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم برکات احمد خان کا نکاح عزیزہ ساجدہ صبیحہ بنت محترم ڈاکٹر قاضی منصور احمد صاحب بھٹی (ہومیو) دار الرحمت غربی ربوہ سے مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ۶ر ستمبر کو بعد نماز عصر مسجد ناصر ربوہ میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری) احمد علی خان محلہ نورپورہ شیخوپورہ)

تقریب رخصتانہ

عزیزہ نزہت تبسم بنت شیخ محبوب الٰہی صاحب بی۔اے، ایل ایل بی راولپنڈی کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۳۱ر اگست ۱۹۷۵ء کو عمل میں آئی۔ ان کا نکاح محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر نے عزیزم کمال الدین خان ایم۔اے پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فومینا۔ غانا کے ساتھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۹ر اگست کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے برکت کا باعث بنائے۔ آمین

(سید عبدالحی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- والد محترم خواجہ محمد شریف صاحب مورخہ ۵ر اگست سے بعارضہ فالج بیمار ہیں اور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زیر علاج ہیں نیز میری امی جان بھی گزشتہ تین سال سے بعارضہ قلب، ہائی بلڈ پریشر و شوگر بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل و عاجل شفا کیلئے درخواست دعا ہے۔ (لطیف احمد خواجہ یونیورسٹی کیمپس پشاور)

۲- میرے جسم کے مختلف حصوں پر پھنسیاں نکلی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ غریب کو کامل صحت عطا فرمائے۔ نیز میں بعض گھریلو مشکلات میں مبتلا ہوں ان سے رہائی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم سعد اللہ خان سوکالوی بچا سودا ضلع شیخوپورہ)

۳- مکرم مرزا احمد لطیف صاحب چغتائی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کی والدہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ بعض اوقات بیہوشی طاری ہوجاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین۔ (نور الحق منظر مغلپورہ۔ لاہور)

۴- میرے بڑے بھائی جان رانا بشیر احمد صاحب کوٹ لکھپت لاہور اس سال ایم۔اے کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب کرے۔ آمین۔ (رانا مبارک احمد قائد علاقائی خدام الاحمدیہ بہاولپور)

خدام الاحمدیہ کا بتیسواں سالانہ اجتماع ۲۴-۲۵-۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتّٰی کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے اور نقدی کی صورت میں ۲/۷۵ روپیہ فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظامِ سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔ بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا ترقیوں کا باعث بنائے۔ آمین۔

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ سابق فطرانہ کا ½ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں اور باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنیوالے مخلص احباب

حال ہی میں نمائندہ "الفضل" مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی بغرض دورہ توسیع اشاعت الفضل جن جن مقام پر بھی پہنچے ہیں مقامی عہدیداران اور جماعت کے دیگر مخلصین نے ہمارے نمائندہ سے کماحقہ تعاون فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ہم ذیل میں تعاون کرنے والے احباب کے اسماء گرامی شکریہ کے طور پر شائع کر رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان مخلص اور دین کا درد رکھنے والے احباب کو آئندہ بھی خدماتِ دینیہ کے سرانجام دینے کی توفیق بخشتا رہے اور انہیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

۱۔ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب امیر جماعت احمدیہ اوکاڑہ
۲۔ " میاں دین محمد صاحب "
۳۔ " چوہدری عزیز احمد صاحب بھاٹی "
۴۔ " مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ ساہیوال
۵۔ " پروفیسر محمد طفیل صاحب ایم۔اے "
۶۔ " چوہدری نصر اللہ خان صاحب باجوہ چک 55/5-L ضلع ساہیوال
۷۔ " " محمد خان صاحب چک 9/11-L "
۸۔ " " نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال
۹۔ " عزیز چوہدری وسیم احمد صاحب باجوہ چک 35/11-L " "
۱۰۔ " " شمس الدین صاحب سیال بوریوالہ ضلع ملتان

(باقی)

(مینیجر الفضل ربوہ)

محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب کی وفات

(مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب سلیم ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور)

خاکسار کے والدِ محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ فرزند علی ضلع رحیم یار خان و سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میاں چنوں بعارضہ قلب مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۷۵ء بروز جمعہ بعمر ۷۷ سال بمقام کوٹ عبدالمجید میاں چنوں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ صابر و شاکر۔ ہنس مکھ۔ صالح۔ پابندِ صوم و صلوٰۃ۔ تہجد گزار۔ خلیق۔ حلیم الطبع۔ متقی اور پرہیزگار تھے۔ خدمتِ سلسلہ احمدیہ میں بھی پیش پیش رہتے تھے اور تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ ۱۹۲۶ء میں بیعت کی اور بعدہ اپنی ہمشیرہ کی بھی بیعت کروائی۔ اس طرح انہی کی بدولت ان کی اولاد بھی اس چشمہ روحانی سے فیضیاب ہوئی۔ ہر کسی کے ساتھ شفقت اور خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ بڑی محبت اور شوق سے مہمانداری کے فرائض سرانجام دیتے اور زرعی اراضی کاشت کراتے وقت ہمیشہ ایک ایکڑ خدا کے نام پر برائے صدقہ و خیرات کاشت کروایا کرتے تھے۔

خدا تعالیٰ نے پچھلے سال مجھے ہنگامی حالات میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشی اور اس مصروفیت کی وجہ سے باوجود ان کی بیماری کے اُن سے ماہِ اگست (عدالتوں کی تعطیلات کے ایام) میں ملاقات نہ ہو سکی۔ مگر انہوں نے میری مصروفیات کی بناء پر باوجود بیماری کے میری حوصلہ افزائی کی اور ہمت بندھائی۔ میرے کام کو سراہا اور دعاؤں سے نوازا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ خاکسار کو خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملی۔

وفات سے ایک ہفتہ قبل میں والدین سے مل کر آیا تھا۔ وفات کی خبر مجھے تین گھنٹے بعد برمکان ڈاکٹر محمد دین صاحب وہاڑی ملی۔ بوقت وفات والدہ محترمہ، برادرم عبدالمجید صاحب اور برادرم عبدالحمید صاحب میاں چنوں موجود تھے۔ برادر محترم چوہدری محمد سعید احمد صاحب لندن تھے انہیں بعد میں بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ ہمشیرہ صاحبہ اور برادرم عزیزم عبدالرشید اسلم اور ہمشیرہ والدہ صاحب شاہداد پور (سندھ) تھے۔ ان دنوں مواصلاتی نظام میں سیلاب و بارشوں کی کثرت کے باعث خرابی ہونے کی بناء پر اطلاع تیسرے روز مل سکی۔ چنانچہ مرحوم کی تجہیز و تکفین میاں چنوں میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ چوہدری فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میاں چنوں نے پڑھائی۔ والد مرحوم مکرم چوہدری فرزند علی صاحب (محلہ دارالرحمت غربی ربوہ) کے بہنوئی تھے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بزرگوارم محترم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین و پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اس موقعہ پر بزرگانِ سلسلہ، احباب جماعت، دوستوں اور عزیزوں نے بکثرت ہمارے ہاں تشریف لا کر یا بذریعہ خطوط، تار و ٹیلی فون دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار فرمایا میں اپنی طرف سے، اپنے برادران، ہمشیرہ صاحبہ اور والدہ صاحبہ کی طرف سے بھی ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاص طور پر مکرم و محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے والد مرحوم کی نماز جنازہ غائب مورخہ ۲۲ اگست بعد نماز جمعہ دارالذکر میں پڑھا کر خاکسار کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

میری خوشدامن صاحبہ بیوہ مکرم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد سعید۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴